سیاہ خضاب بیچنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

سیاہ خضاب بیچنا کیسا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سیاہ خضاب بیچنا شرعاً ناجائز وگناہ ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ کا ایک بنیادی اصول ہے کہ ہر وہ چیز جو ناجائز کام کے لیے متعین ہو یا جس کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، اسے فروخت کرنا، ناجائز وگناہ ہے، کہ یہ گناہ پر معاونت ہے جس کی قرآن پاک میں ممانعت بیان فرمائی گئی ہے۔ سیاہ خضاب کا مقصود اعظم بال سیاہ کرنا ہی ہے جو کہ حالتِ جہاد کے علاوہ مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز وحرام اور گناہ ہے، اور سیاہ خضاب بیچنا گناہ پر معاونت کرنا ہے اور گناہ پر معاونت کرنا بھی گناہ ہے، لہذا سیاہ خضاب کا بیچنا، ناجائز وگناہ ہے۔

گناہ کے کام میں مدد کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (القرآن، پارہ 06، سورۃ المائدۃ، آیت: 02)

اس آیت مبارکہ کے تحت احکام القرآن للجصاص میں ہے "نهى عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى" ترجمہ: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر کسی کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (احکام القرآن، جلد 02، صفحہ 381، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیاہ خضاب لگانے کے متعلق کنز العمال کی حدیث پاک ہے "من خضب بالسواد سود الله وجهه يوم القيامة" ترجمہ: جو سیاہ خضاب لگائے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اس کا چہرہ سیاہ کردے گا۔ (کنز العمال، جلد 6، صفحہ 671، حدیث: 17333، مؤسسۃ الرسالۃ)

سیاہ خضاب کے متعلق حدیث پاک میں ہے "أول من اختضب بالحناء والكتم ابراهيم خليل الرحمن وأول من اختضب بالسواد فرعون" ترجمہ: سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے

لگایا اور سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 1، صفحہ 29، 30، حدیث: 47، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیاہ خضاب استعمال کرنے کے متعلق سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "سیاہ خضاب خواہ مازو وہلیلہ و نیل کا ہو خواہ نیل و حنا مخلوط خواہ کسی چیز کا، سوا مجاہدین کے سب کو مطلقا حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ نہ ہونے پائے سنت مستحبہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 484، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جو چیز گناہ کے لیے متعین ہو یا جس چیز کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، اسے بیچنے کے بارے میں جد الممتار علی رد المحتار میں ہے "ما کان مقصودہ الاعظم تحصیل معصیۃ معاذ اللہ تعالی کان شراؤہ دلیلا واضحا علی ذلک القصد فیکون بیعہ اعانۃ علی المعصیۃ" ترجمہ: جس شے کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو معاذ اللہ تعالی، تو اس کا خریدنا گناہ کے قصد پر واضح دلیل ہے، تو اس شے کا بیچنا گناہ پر مدد کرنا ہوگا۔ (جد الممتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد 7، صفحہ 76، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4223

تاریخ اجراء: 21 ربیع الاول 1447ھ/15 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net